



کلاس: 9th

مضمون: اردو

سبق 12: محنت کی برکات (نظم)

مصنف: خواجہ الطاف حسین حالی (1873ء تا 1974ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. خواجہ الطاف حسین حالی کا تخلص کیا تھا؟

(الف) آزاد

(ب) حالی

(ج) غالب

(د) شیفتہ

2. حالی کہاں پیدا ہوئے؟

(الف) دہلی

(ب) لاہور

(ج) پانی پت

(د) لکھنؤ

3. حالی کے والد کا نام کیا تھا؟

(الف) خواجہ ایزدبخش

(ب) مرزا غالب

(ج) سر سید

(د) آزاد

4. حالی کے والد کس چیز کے ماہر تھے؟

(الف) شاعری

(ب) قرأت قرآن

(ج) تدریس

(د) سیاست

5. حالی بھی کس صفت کے حامل تھے؟

(الف) حافظ قرآن

(ب) استاد

(ج) ڈاکٹر

(د) سپاہی

6. حالی کم عمری میں کس سے محروم ہو گئے؟

(الف) دولت سے

(ب) تعلیم سے

(ج) والدین سے

(د) دوستوں سے

7. حالی مزید تعلیم کے لیے کہاں گئے؟

(الف) لاہور

(ب) دہلی

(ج) کراچی

(د) علی گڑھ

8. حالی نے دہلی میں کس سے فیض حاصل کیا؟

(الف) علامہ اقبال

(ب) مرزا غالب ✓

(ج) فیض احمد فیض

(د) سر سید

9. حالی نے کس نواب کی صحبت اختیار کی؟

(الف) نواب سلیم اللہ

(ب) نواب شیفتہ ✓

(ج) نواب وقار الملک

(د) نواب بہادر یار جنگ

10. حالی لاہور کب آئے؟

(الف) 1857ء سے پہلے

(ب) 1857ء کے بعد ✓

(ج) 1900ء میں

(د) 1875ء میں

11. حالی نے لاہور میں کہاں ملازمت کی؟

(الف) کالج

(ب) گورنمنٹ بک ڈپو ✓

(ج) عدالت

(د) اخبار

12. حالی نے نظمیں لکھنے کی بنیاد کس کے ساتھ رکھی؟

(الف) مرزا غالب

(ب) سر سید

(ج) مولانا محمد حسین آزاد ✓

(د) شبلی نعمانی

13. حالی کی کون سی نظم مثنوی ہے؟

(الف) حب وطن ✓

(ب) شکوہ

(ج) جواب شکوہ

(د) بانگ درا

14. انجمن پنجاب کہاں قائم تھی؟

(الف) دہلی

(ب) لاہور ✓

(ج) کراچی

(د) علی گڑھ

15. حالی کس تحریک سے وابستہ تھے؟

(الف) تحریک پاکستان

(ب) سر سید تحریک

(ج) خلافت تحریک

(د) تحریک آزادی

16. حالی کی سب سے مشہور نظم کون سی ہے؟

(الف) بانگ درا

(ب) مسدس حالی

(ج) شکوہ

(د) جواب شکوہ

17. "مد و جزر اسلام" کو کیا کہا جاتا ہے؟

(الف) دیوان حالی

(ب) مسدس حالی

(ج) رباعیات حالی

(د) قصیدہ حالی

18. مسدس حالی کے بارے میں سر سید نے کیا کہا؟

(الف) یہ عام نظم ہے

(ب) یہ ان کا کارنامہ ہے

(ج) یہ ناقص ہے

(د) یہ غیر اہم ہے

19. حالی کی نظموں کی بڑی خوبی کیا ہے؟

(الف) مشکل زبان

(ب) سادگی اور سلاست

(ج) طنز

(د) مبالغہ

20. "محنت کی برکات" کہاں سے ماخوذ ہے؟

(الف) دیوان حالی

(ب) مسدس حالی

(ج) رباعیات

(د) قصیدہ

❖ اہم مختصر سوالات:

(الف) انسان کو فضیلت، عزت اور فرماں روائی کب ملتی ہے؟

جواب:

انسان کو فضیلت، عزت اور فرماں روائی اس وقت ملتی ہے جب وہ محنت، مشقت اور مسلسل جدوجہد کرتا ہے۔ بغیر محنت کے کوئی بھی شخص کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔

(ب) اگر مخفی جوہر کی خبر نہ لی تو کیا ہونے کا امکان ہے؟

جواب:

اگر انسان اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو نہ پہچانے اور ان سے فائدہ نہ اٹھائے تو وہ ضائع ہو جائیں گی، اور انسان بغیر کسی کامیابی کے دنیا سے رخصت ہو جائے گا۔

(ج) اگر دور کا سفر درپیش ہو تو گھڑ سوار پر کیا لازم آتا ہے؟

جواب:

اگر سفر طویل ہو تو گھڑ سوار پر لازم ہے کہ وہ گھوڑے کو تیز رفتاری سے دوڑائے تاکہ وہ اپنی منزل تک جلد پہنچ سکے۔

(د) بشر کے لیے سب سے بڑا سہارا کس کا ہے؟

جواب:

بشر کے لیے سب سے بڑا سہارا اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، کیونکہ باقی تمام سہارے عارضی اور کمزور ہوتے ہیں۔

(و) ہمت کا حامی کون ہے؟

جواب:

ہمت کا حامی اللہ تعالیٰ ہے، جو محنت اور کوشش کرنے والوں کی مدد کرتا ہے۔

خلاصہ:

اس نظم میں مولانا حالی نے محنت، ہمت اور مسلسل جدوجہد کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ شاعر کے مطابق انسان کی کامیابی کا انحصار اس کی اپنی کوشش اور محنت پر ہوتا ہے۔ جو لوگ مشکلات اور مشقت کو برداشت کرتے ہیں، وہی آخر کار دنیا میں عزت، فضیلت اور بلند مقام حاصل کرتے ہیں۔

نظم میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہر انسان کے اندر بے شمار صلاحیتیں (جوہر) موجود ہوتی ہیں جو اللہ کی امانت ہیں، اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ ان صلاحیتوں کو پہچان کر انہیں ضائع نہ کرے بلکہ صحیح استعمال کرے۔

شاعر اس بات پر زور دیتا ہے کہ کامیابی حاصل کرنے کے لیے انسان کو سستی اور کاہلی چھوڑ کر مسلسل محنت، عزم اور تیزی کے ساتھ اپنے مقصد کی طرف بڑھنا چاہیے۔ زندگی میں آنے والی مشکلات دراصل انسان کی آزمائش ہوتی ہیں، جن کا مقابلہ کر کے ہی وہ ترقی کرتا ہے۔

نظم میں یہ بھی پیغام دیا گیا ہے کہ انسان کو اپنی ذمہ داری خود سنبھالنی چاہیے، اپنی زندگی کے کام خود بہتر بنانے چاہئیں اور دوسروں پر مکمل انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ اسی طرح انسان کو اپنی توجہ اپنے مقصد پر رکھنی چاہیے اور غیر ضروری باتوں سے بچنا چاہیے۔

آخر میں شاعر یہ واضح کرتا ہے کہ اگر انسان اپنی ہمت اور کوشش جاری رکھے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتا ہے، کیونکہ ہمت کرنے والوں کا حامی خدا ہوتا ہے۔ اس طرح انسان اپنی مشکلات کو آسان بنا سکتا ہے، اپنی منزل حاصل کر سکتا ہے اور کامیاب زندگی گزار سکتا ہے۔

اشعار کی تشریح

◆ شعر 1:

- مشقت کی ذلت جنہوں نے اٹھائی
- جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی
- کسی نے بغیر اس کے ہرگز نہ پائی
- فضیلت نہ عزت نہ فرمان روائی

مشکل الفاظ کے معنی:

مشقت: سخت محنت، جدوجہد

ذلت: تکلیف، سختی

بڑائی: عزت، کامیابی

فضیلت: برتری

فرماں روائی: حکومت، اقتدار

مفہوم:

جو لوگ محنت اور مشکلات برداشت کرتے ہیں، وہی آخر کار کامیابی اور عزت حاصل کرتے ہیں۔ بغیر محنت کے کسی کو بھی نہ عزت ملتی ہے، نہ برتری اور نہ حکومت۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے محنت کی اہمیت کو نہایت واضح اور مؤثر انداز میں بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جو لوگ زندگی میں محنت اور مشقت برداشت کرتے ہیں، شروع میں انہیں مشکلات اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لیکن یہی محنت آخر کار انہیں عزت، کامیابی اور بلند مقام تک پہنچاتی ہے۔

"مشقت کی ذلت" سے مراد وہ سختیاں اور مشکلات ہیں جو انسان کو محنت کے دوران برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ اگرچہ یہ مشکلات وقتی طور پر تکلیف دہ ہوتی ہیں، لیکن یہی مشکلات انسان کی شخصیت کو مضبوط بناتی ہیں اور اسے کامیابی کے قابل بناتی ہیں۔

شاعر مزید کہتا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں جس نے بغیر محنت کے عزت، فضیلت یا اقتدار حاصل کیا ہو۔ ہر کامیاب انسان کے پیچھے مسلسل محنت، صبر اور جدوجہد ہوتی ہے۔ جو لوگ محنت نہیں کرتے، وہ کبھی بھی حقیقی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

یہ شعر ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ اگر ہم زندگی میں ترقی، عزت اور کامیابی چاہتے ہیں تو ہمیں محنت کو اپنا شعار بنانا ہوگا اور مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیے۔

◆ شعر 2:

- نہال اس گلستاں میں جتنے بڑھے ہیں
- ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہیں

مشکل الفاظ کے معنی:

نہال: پودے / درخت

گلستاں: باغ / دنیا

بڑھے: ترقی کی، آگے بڑھے

چڑھے: اوپر گئے، بلند ہوئے

مفہوم:

اس دنیا میں جتنے بھی لوگ ترقی کرتے ہیں، وہ ہمیشہ نچلی سطح سے شروع کر کے محنت کے ذریعے اوپر پہنچتے ہیں۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے نہایت خوبصورت انداز میں دنیا کو ایک گلستاں (باغ) سے تشبیہ دی ہے اور انسانوں کو اس باغ کے پودوں (نہال) سے تعبیر کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اس دنیا میں جتنے بھی لوگ ترقی کرتے ہیں، وہ سب ابتدا میں نچلے درجے سے اپنی زندگی کا آغاز کرتے ہیں اور پھر محنت، جدوجہد اور مسلسل کوشش کے ذریعے بلند مقام تک پہنچتے ہیں۔

جس طرح ایک پودا زمین سے اگتا ہے، آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور پھر ایک مضبوط درخت بن جاتا ہے، اسی طرح انسان بھی ابتدا میں کمزور اور ناتجربہ کار ہوتا ہے، لیکن محنت

اور وقت کے ساتھ وہ ترقی کرتا جاتا ہے۔ کوئی بھی انسان اچانک بلندی پر نہیں پہنچتا بلکہ اسے نچلے درجے سے اوپر آنے کے لیے مسلسل محنت کرنی پڑتی ہے۔

شاعر اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ کامیابی کا راستہ ہمیشہ نیچے سے شروع ہوتا ہے۔ جو لوگ صبر اور محنت کے ساتھ آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہیں، وہی آخر کار کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس، جو لوگ بغیر محنت کے جلدی کامیابی چاہتے ہیں، وہ زیادہ دیر تک کامیاب نہیں رہ سکتے۔

یہ شعر ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہمیں اپنی ابتدا سے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ محنت اور صبر کے ساتھ مسلسل آگے بڑھتے رہنا چاہیے، کیونکہ کامیابی ہمیشہ نیچے سے اوپر کی طرف جانے کا نام ہے۔

◆ شعر 3:

- بہت ہم میں اور تم میں جوہر ہیں مخفی
- خبر کچھ نہ ہم کو نہ تم کو ہے جن کی
- اگر جیتے جی، کچھ نہ ان کی خبر لی
- تو ہو جائیں گے بل کے مٹی میں مٹی

مشکل الفاظ کے معنی:

جوہر: صلاحیتیں، خوبیاں

مخفی: چھپی ہوئی

خبر لینا: پہچاننا، استعمال کرنا

بل کے: بالکل، مکمل طور پر

مفہوم:

ہم سب کے اندر بہت سی صلاحیتیں چھپی ہوتی ہیں، لیکن ہمیں ان کا علم نہیں ہوتا۔ اگر ہم زندگی میں اپنی ان صلاحیتوں کو نہ پہچانیں اور استعمال نہ کریں تو ہم یونہی دنیا سے چلے جائیں گے اور ہماری صلاحیتیں ضائع ہو جائیں گی۔

تشریح:

ان اشعار میں شاعر انسان کو اس کی پوشیدہ صلاحیتوں (جوہر) کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ہر انسان کے اندر بے شمار خوبیاں اور صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں، لیکن اکثر لوگ ان سے لاعلم رہتے ہیں۔ نہ ہمیں اپنی اصل طاقت کا اندازہ ہوتا ہے اور نہ ہی دوسروں کو۔

شاعر اس بات پر زور دیتا ہے کہ انسان کو اپنی زندگی میں اپنی صلاحیتوں کو پہچاننا اور انہیں استعمال کرنا چاہیے۔ اگر انسان اپنی ان خوبیوں کو نظر انداز کر دے اور انہیں استعمال نہ کرے، تو وہ ساری صلاحیتیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

آخری مصرعوں میں شاعر ایک اہم حقیقت بیان کرتا ہے کہ اگر انسان نے زندگی میں اپنی صلاحیتوں کو پہچان کر ان سے فائدہ نہ اٹھایا، تو وہ مرنے کے بعد مٹی میں مل جائے گا اور اس کی تمام صلاحیتیں بھی اس کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گی۔ یعنی وہ دنیا میں کوئی خاص کارنامہ انجام نہیں دے سکے گا۔

یہ اشعار ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ ہمیں اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو پہچان کر ان کو بروئے کار لانا چاہیے تاکہ ہم اپنی زندگی کو بامقصد اور کامیاب بنا سکیں۔

◆ شعر 4:

- یہ جوہر ہیں ہم میں امانت خدا کی
- مبادا تلف ہو ودیعت خدا کی

مشکل الفاظ کے معنی:

جوہر: صلاحیتیں، خوبیاں

امانت: کسی کی دی ہوئی چیز جس کی حفاظت لازم ہو

خدا کی امانت: اللہ کی دی ہوئی نعمت

مبادا: کہیں ایسا نہ ہو کہ

تلف ہو: ضائع ہو جائے

ودیعت: امانت، سپرد کی ہوئی چیز

مفہوم:

انسان کے اندر موجود صلاحیتیں اللہ کی دی ہوئی امانت ہیں، اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم انہیں ضائع نہ کریں بلکہ ان کی قدر کریں اور انہیں صحیح استعمال کریں۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر انسان کی صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ کی امانت قرار دیتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ انسان کے اندر جو خوبیاں اور صلاحیتیں موجود ہیں، وہ اس کی اپنی نہیں بلکہ اللہ کی دی ہوئی نعمتیں ہیں۔ اس لیے انسان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان صلاحیتوں کی حفاظت کرے اور انہیں ضائع ہونے سے بچائے۔

شاعر لفظ "امانت" استعمال کر کے یہ واضح کرتا ہے کہ جس طرح امانت کی حفاظت ضروری ہوتی ہے، اسی طرح انسان کو اپنی صلاحیتوں کی بھی حفاظت کرنی چاہیے۔ اگر انسان اپنی ان صلاحیتوں کو استعمال نہ کرے اور انہیں بے کار چھوڑ دے تو یہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کے مترادف ہے۔

"مبادا تلف ہو وديعت خدا کی" کے ذریعے شاعر انسان کو تنبیہ کرتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اپنی ان قیمتی صلاحیتوں کو ضائع کر بیٹھیں۔ اگر ہم نے اپنی صلاحیتوں کو صحیح طریقے سے استعمال نہ کیا تو نہ صرف ہم اپنی زندگی میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے بلکہ اللہ کی دی ہوئی امانت کا حق بھی ادا نہیں کر سکیں گے۔

یہ شعر ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہمیں اپنی صلاحیتوں کو پہچان کر انہیں نیکی، محنت اور کامیابی کے راستے میں استعمال کرنا چاہیے تاکہ ہم اپنی زندگی کو بامقصد بنا سکیں اور اللہ کی دی ہوئی امانت کا حق ادا کر سکیں۔

◆ شعر 5:

- نہیں سہل کر صید کا ہاتھ آنا
- تو لازم ہے گھوڑوں کو سرپٹ بھگانا
- نہ بیٹھو جو ہے بوجھ بھاری اٹھانا
- ذرا تیز ہانکو جو ہے دور جانا

مشکل الفاظ کے معنی:

سہل: آسان

صید: شکار

سریٹ بھگانا: تیزی سے دوڑانا

بوجھ بھاری اٹھانا: مشکل کام کرنا

ہانکو: تیز چلاؤ / رفتار بڑھاؤ

مفہوم:

مشکل کامیابی حاصل کرنے کے لیے سخت محنت اور تیزی سے کوشش کرنا ضروری ہے۔ آرام کرنے سے کام نہیں بنتا بلکہ مسلسل جدوجہد اور رفتار بڑھانے سے ہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے کامیابی کے حصول کے لیے محنت، تیزی اور لگن کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ شکار کو حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا، اسی طرح

زندگی میں بھی بڑی کامیابیاں آسانی سے حاصل نہیں ہوتیں۔ ان کے لیے انسان کو بھرپور کوشش اور مسلسل محنت کرنی پڑتی ہے۔

"گھوڑوں کو سرپٹ بھگانا" سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اپنی تمام صلاحیتیں اور وسائل پوری تیزی اور جوش کے ساتھ استعمال کرنے چاہئیں۔ اگر انسان سست روی اختیار کرے یا آرام طلب ہو جائے تو وہ اپنے مقصد تک نہیں پہنچ سکتا۔

شاعر مزید کہتا ہے کہ جب کوئی بھاری ذمہ داری یا مشکل کام درپیش ہو تو بیٹھے رہنے یا سستی کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ انسان کو چاہیے کہ اپنی رفتار تیز کرے اور اپنے ہدف کی طرف مسلسل آگے بڑھتا رہے۔

آخری مصرعے میں شاعر یہ پیغام دیتا ہے کہ اگر منزل دور ہو اور مقصد حاصل کرنا ہو تو پھر رفتار کو مزید بڑھانا ہوگا۔ یعنی کامیابی کے لیے مستقل محنت، تیزی اور عزم ضروری ہے۔

یہ شعر ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے سستی اور کاہلی کو چھوڑ کر محنت، لگن اور تیزی کے ساتھ اپنے مقصد کی طرف بڑھنا چاہیے۔

◆ شعر 6:

- زمانہ اگر ہم سے زور آزما ہے
- تو وقت اے عزیزو! یہی زور کا ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

زمانہ: دنیا، حالات

زور آزما: مقابلہ کرنے والا، آزمائش لینے والا

وقت: موقع، زمانہ

عزیزو: پیارے دوستو / مخاطب افراد

زور کا ہے: مقابلہ کرنے کا وقت ہے، طاقت دکھانے کا موقع ہے

مفہوم:

اگر حالات ہم سے مقابلہ کر رہے ہیں تو یہ وقت اپنی طاقت اور محنت دکھانے کا بہترین موقع ہے، اس وقت ہمیں ہمت اور حوصلے سے کام لینا چاہیے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر انسان کو حوصلہ اور خود اعتمادی کا پیغام دیتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اگر دنیا یا حالات ہمارے لیے مشکلات پیدا کر رہے ہیں اور ہم سے آزمائش لے رہے ہیں، تو ہمیں گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ اسے ایک موقع سمجھنا چاہیے کہ ہم اپنی صلاحیتوں اور طاقت کو ثابت کریں۔

"زمانہ اگر ہم سے زور آزما ہے" سے مراد یہ ہے کہ زندگی میں مشکلات اور چیلنجز آتے رہتے ہیں جو انسان کی صلاحیتوں کو جانچتے ہیں۔ شاعر اس بات پر زور دیتا ہے کہ ایسے حالات میں مایوس ہونے کے بجائے انسان کو مضبوطی اور عزم کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔

دوسرے مصرعے میں شاعر اپنے مخاطب کو سمجھاتا ہے کہ یہی وہ وقت ہے جب انسان اپنی طاقت، محنت اور حوصلے کا مظاہرہ کرے۔ اگر انسان اس وقت ہمت ہار جائے تو وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتا، لیکن اگر وہ ڈٹ کر مقابلہ کرے تو کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔

یہ شعر ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ زندگی کی مشکلات کو ایک امتحان سمجھ کر انہیں اپنی کامیابی کا ذریعہ بنانا چاہیے اور ہمیشہ حوصلہ، صبر اور محنت کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔

◆ شعر 7:

- بشر کو ہے لازم کہ ہمت نہ ہارے
- جہاں تک ہو کام آپ اپنے سنوارے
- خدا کے سوا چھوڑ وہ سب سہارے
- کہ ہیں عارضی زور کمزور سارے

مشکل الفاظ کے معنی:

بشر: انسان

لازم: ضروری

ہمت نہ ہارے: حوصلہ نہ چھوڑے

جہاں تک ہو: جہاں تک ممکن ہو

سنوارے: بہتر بنائے

سہارے: مددگار چیزیں / بھروسے

عارضی: وقتی، عارضی طور پر موجود

زور: طاقت

مفہوم:

انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ کبھی ہمت نہ ہارے، اپنی کوشش سے اپنے کام کو بہتر بنائے، اور اللہ کے سوا کسی اور پر مکمل بھروسہ نہ کرے کیونکہ باقی تمام سہارے عارضی اور کمزور ہوتے ہیں۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر انسان کو محنت، خوداعتمادی اور توکل علی اللہ کا درس دیتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ انسان کو زندگی میں ہمیشہ ہمت اور حوصلے کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے اور مشکلات کے سامنے کبھی ہار نہیں ماننی چاہیے۔ کامیابی انہی لوگوں کو ملتی ہے جو مستقل مزاجی اور صبر کے ساتھ اپنی کوشش جاری رکھتے ہیں۔

پہلے مصرعے میں شاعر یہ واضح کرتا ہے کہ انسان کو اپنی زندگی کے کام خود سنوارنے چاہئیں اور اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے بہتر نتائج حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ انسان کو اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنی محنت کے ذریعے ترقی حاصل کرنی چاہیے۔

تیسرے اور چوتھے مصرعے میں شاعر ایک اہم مذہبی اور اخلاقی پیغام دیتا ہے کہ انسان کو اللہ کے سوا کسی اور پر مکمل بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ دنیا کے تمام سہارے، طاقتیں اور وسائل عارضی اور کمزور ہیں، اس لیے ان پر انحصار ہمیشہ نہیں کیا جا سکتا۔ حقیقی طاقت اور مدد صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے حاصل ہوتی ہے۔

یہ شعر ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہمیں اپنی محنت کے ساتھ ساتھ اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے، ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور اپنی زندگی کے معاملات خود بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

◆ شعر 8:

- اڑے وقت تم دائیں بائیں نہ جھانکو
- سدا اپنی گاڑی کو تم آپ ہانکو

مشکل الفاظ کے معنی:

اڑے: ارے / مخاطب کے طور پر استعمال

دائیں بائیں نہ جھانکو: ادھر ادھر نہ دیکھو، توجہ بھٹکنے نہ دو

سدا: ہمیشہ

گاڑی ہانکو: اپنی رفتار سے آگے بڑھو، اپنی کوشش جاری رکھو

مفہوم:

انسان کو چاہیے کہ وہ ادھر ادھر دیکھنے یا دوسروں کی طرف متوجہ ہونے کے بجائے اپنے مقصد پر توجہ دے اور مسلسل محنت کے ساتھ آگے بڑھتا رہے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر انسان کو توجہ، خود اعتمادی اور مسلسل محنت کا درس دیتا ہے۔ شاعر مخاطب کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے مقصد پر پوری طرح مرکوز رہے اور غیر ضروری باتوں یا دوسروں کی طرف دھیان نہ دے۔ اگر انسان ادھر ادھر دیکھتا رہے گا تو اس کی توجہ بٹ جائے گی اور وہ اپنے مقصد تک نہیں پہنچ سکے گا۔

"دائیں بائیں نہ جھانکو" سے مراد یہ ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ فضول مشغولیات اور دوسروں کی زندگیوں سے متاثر ہونے کے بجائے اپنی زندگی اور اپنے کام پر توجہ دے۔ کامیابی انہی لوگوں کو ملتی ہے جو اپنی راہ پر ثابت قدم رہتے ہیں۔

دوسرے مصرعے میں "سدا اپنی گاڑی کو تم آپ ہانکو" کے ذریعے شاعر یہ پیغام دیتا ہے کہ انسان کو اپنی کوشش خود کرنی چاہیے اور اپنی زندگی کی ذمہ داری خود سنبھالنی چاہیے۔ اسے اپنی رفتار سے مسلسل آگے بڑھنا چاہیے اور کسی پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔

یہ شعر ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ کامیابی کے لیے توجہ، خود اعتمادی، اور مستقل مزاجی ضروری ہے۔ جو انسان اپنے مقصد پر نظر رکھتا ہے اور محنت جاری رکھتا ہے، وہی اپنی منزل حاصل کرتا ہے۔

♦ شعر 9:

- تمہیں اپنی مشکل کو آساں کرو گے
- تمہیں درد کا اپنے درماں کرو گے

- تمہیں اپنی منزل کا ساماں کرو گے
- کرو گے تمہیں کچھ اگر یاں کرو گے

مشکل الفاظ کے معنی:

مشکل: مشکل کام، پریشانی

آساں: آساں

درد: تکلیف، مشکل

درماں: علاج

منزل: مقصد، ہدف

ساماں: انتظام، تیاری

یاں: یہاں (دنیا میں)

مفہوم:

اگر انسان خود محنت کرے اور کوشش کرے تو وہ اپنی مشکلات کو آساں بنا سکتا ہے، اپنے مسائل کا حل نکال سکتا ہے اور اپنی منزل حاصل کرنے کے لیے ضروری تیاری کر سکتا ہے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر انسان کو خود انحصاری، محنت اور عملی کوشش کا درس دیتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ انسان اپنی زندگی کی مشکلات کو خود ہی آساں بنا سکتا ہے، اگر وہ سنجیدگی کے ساتھ کوشش کرے اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے۔

"تمہیں اپنی مشکل کو آساں کرو گے" سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی محنت اور سمجھداری سے مشکل حالات کو قابو میں لا سکتا ہے۔ کوئی بھی مشکل مستقل نہیں ہوتی، اگر انسان ثابت قدم رہے تو وہ اسے آساں بنا سکتا ہے۔

دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ انسان اپنے درد اور مسائل کا علاج بھی خود اپنی کوشش سے کر سکتا ہے۔ یعنی مسائل کا حل تلاش کرنا انسان کی اپنی ذمہ داری ہے۔

تیسرے مصرعے میں شاعر اس بات پر زور دیتا ہے کہ انسان کو اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے پہلے سے تیاری اور منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ بغیر تیاری کے کامیابی حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

آخری مصرعے میں شاعر یہ پیغام دیتا ہے کہ اگر انسان اس دنیا میں کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے عمل کرنا ہوگا، کیونکہ صرف سوچنے یا خواہش کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

یہ شعر ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ کامیابی کے لیے محنت، خود اعتمادی، منصوبہ بندی اور مسلسل کوشش ضروری ہے، اور انسان اپنی تقدیر کو خود بہتر بنا سکتا ہے۔

◆ شعر 10:

- چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے
- مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

دست ہمت: ہمت کرنے والے کا ہاتھ / کوشش

زور قضا: تقدیر کی طاقت

مثل: کہاوت / قول

حامی: مددگار، حمایت کرنے والا

مفہوم:

انسان کی ہمت اور کوشش میں ہی تقدیر کی طاقت پوشیدہ ہوتی ہے، اور یہ ایک مشہور حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمت کرنے والوں کا مددگار ہوتا ہے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے ہمت، کوشش اور تقدیر کے درمیان تعلق کو بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ انسان کی کامیابی صرف تقدیر پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ اس کی اپنی ہمت اور محنت بھی بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ "چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان پوری ہمت اور لگن کے ساتھ کوشش کرتا ہے تو اس کی تقدیر بھی اسی کے مطابق بہتر ہو جاتی ہے۔

شاعر یہ بھی واضح کرتا ہے کہ تقدیر اور محنت ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں، بلکہ انسان کی ہمت ہی تقدیر کو بدلنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ جو انسان محنت اور کوشش کرتا ہے، وہ اپنی قسمت کو بہتر بنا سکتا ہے۔

دوسرے مصرعے میں شاعر ایک مشہور قول بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمت کرنے والوں کی مدد کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو انسان سچے دل سے کوشش کرتا ہے اور اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتا ہے اور اسے کامیابی عطا کرتا ہے۔

یہ شعر ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہمیں صرف تقدیر پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ ہمت، محنت اور دعا کے ساتھ اپنی کوشش جاری رکھنی چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی انہی لوگوں کی مدد کرتا ہے جو خود کوشش کرتے ہیں۔

Copyright Policy

© 2026 Studynotes360.com. All Rights Reserved.

All notes, study materials, MCQs, explanations, and other educational content available on Studynotes360.com are the intellectual property of Studynotes360.com and author **Muhammad Asghar**.

These materials are provided for educational purposes only. No part of this content may be copied, reproduced, republished, or used for commercial purposes without prior written permission from **Studynotes360.com**.